روزنامہ
# الفضل
ربوہ
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر : نسیم سیفی
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۲۰ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۱۱ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۱

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اطلاع دے دے اور کسی کو اچانک موت آجاوے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھر ہے بے بُنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے سارے آدمیوں کو مٹی میں دبایا اور اولادوں کو دفن کیا مگر کچھ ایسے سخت دل ہوتے ہیں کہ وہ موت ان پر اثر نہیں کرتی اور تبدیلی ان میں نہیں پائی جاتی۔ یہ بدقسمتی ہے۔ یہ تماشا سلاطین کے ہاں بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھوں لاکھ خون ہو جاتے ہیں اور ان پر کوئی اثر نہیں۔ مساکین سے مال لیتے ہیں۔ اور خود عیش کرتے ہیں۔ بڑی بھاری غفلت کا نمونہ ان کے ہاں دیکھا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۸۰)

"جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں بُرا بولنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے پھر یک دفعہ ایک تبدیلی کا وقت اُن پر آجاتا ہے جیسا کہ اُن کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا۔ اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من اللہ کی صحبت سے انسان درست ہو جاتا ہے۔ اگر ہر شخص گھر سے ہی ابدال بن کر آتا تو پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی؟ سلسلہ میں داخل ہو کر کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۳۰)

## خصوصی درخواست دعا

**ربوہ:** ۱۰ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں ۹ اکتوبر کی رات گیارہ بجے آمدہ اطلاع درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھا ہے اور ہر طرح سے تسلی ہے۔ ماہرین نے معائنہ کیا ہے۔ انکی رائے یہی ہے کہ خدا کے فضل سے اعجازی رنگ میں غیر معمولی شفا مل رہی ہے۔ جو بالعموم ایسے حالات میں مشاہدہ میں نہیں آتی۔ حضرت بیگم صاحبہ احباب جماعت کی پُرخلوص دعاؤں پر بہت ممنون ہیں۔ اس کثرت سے احباب کے دعائیہ خطوط، تاریں اور پیغامات مل رہے ہیں کہ فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے الفضل کے ذریعے آپ سب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہیں۔

احباب کرام پوری توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

## انسانی ترقی اور ایمان کی تکمیل کیلئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

**اقتباس از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)**

"تجربہ بتاتا ہے کہ اگر ایک طرف فضل الٰہی نازل ہو رہے ہیں انعام و اکرام کی بارش ہو رہی ہے اور آرام اور سُکھ مل رہے ہیں تو دوسری طرف غضب الٰہی بھی ہے جو خدا کے احکام کے توڑنے والوں پر گرتا ہے اور یہ دونوں قسم کی باتیں ثابت کر رہی ہیں کہ اگر ایک جماعت خدا تعالیٰ کے دروازے کی طرف جا رہی ہے تو دوسری اس دروازے سے بھٹک کر واپس آرہی ہے۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انسان کی ترقی کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ خوف اور طمع دونوں کے وقت ایمان ترقی نہ کرے اور اگر کوئی خدا کی محبّت اور عشق میں ایسا چُور ہو کر ایک منٹ کے لئے بھی خدا کو نہ بھُلا سکے تو دوسری طرف یہ بھی چاہیئے کہ ایک منٹ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف کرنے کا خیال دل میں نہ لائے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل غیر محدود ہے تو اس کا عذاب بھی بڑا سخت ہے اور اس نے اگر ایک طرف ترقی رکھی ہے تو دوسری طرف تنزّل بھی رکھا ہے۔ اگر نور ہے تو اس کے مقابلہ میں ظلمت ہے۔ اگر صحت ہے تو اس کے مقابلہ میں بیماری ہے۔ اگر خیر ہے تو اس کے مقابلہ میں شر ہے۔ اگر راحت ہے تو اس کے مقابلہ میں دُکھ ہے۔ پر خدا تعالیٰ نے مقابلہ میں باتیں رکھی ہیں کیوں؟ اس لئے کہ انسان کی ترقی کے لئے دونوں پہلو ضروری ہیں۔ پس کبھی ایسا زمانہ ہوتا ہے کہ جماعت اور قوم پر راحت اور آرام آتا ہے تو ترقی کرتی ہے اور کبھی ابتلاء آتے ہیں۔ ان میں ترقی کرتی ہے۔ جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ دونوں حالتوں میں ترقی کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو راحت کے زمانہ میں تو ساتھ چلتے رہتے ہیں لیکن دکھ اور تکالیف کے زمانہ میں چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ ایمان والا دونوں حالتوں میں سے گزرتا ہے وہ اگر ایک طرف یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام ہوئے ہیں تو دوسری طرف دکھوں اور ابتلاؤں سے اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور جب وہ دونوں امتحانوں میں پاس ہو جاتا ہے یعنی آگ اور پانی سے سلامت نکل آتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا درجہ بہت بلند کر دیتا ہے۔ پس ایمان والے کو چاہیئے کہ جیسا آرام اور راحت میں خوش ہو ایسا ہی اگر ابتلاء آئیں تو بھی خوش ہو کیونکہ اس سے اس کی ترقی ہوگی۔ اس طرح اسے صاف کیا جاتا ہے نہ کہ مٹایا جاتا ہے۔ کیا لوہار لوہے کو بھٹی میں اس لئے ڈالتا ہے کہ جلا دے۔ نہیں بلکہ صاف کرنے کے لئے ڈالتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ابتلاؤں میں ڈالتا ہے تو اسی لئے کہ انسان صاف ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس-ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی-ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ر اخاء ۱۳۶۹ ہش — ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۰ء

# صرف اللہ ہی کیلئے

ایک موضوع ایسا ہے جسے دہراتے ہوئے — اور بار بار دہراتے ہوئے — ہم کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب پھر اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس موضوع کا تعلق ہماری صرف ورلی زندگی سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق ہماری اگلی زندگی سے بھی ہے۔ اور وہ موضوع ہے "ہمیں کیسے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ہم سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کیا توقعات رکھتے ہیں۔ وہ ہمیں کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس کے خیال میں ہمارے میلانات کس طرف ہونے چاہئیں۔ اور کس طرف منہ کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کا نہ صرف ہماری اس دنیا کی زندگی سے تعلق ہے بلکہ اس وجہ سے کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ان کا تعلق اگلی دنیا سے بھی ہے۔ یہاں زندگی بہتر ہوگی تو دوسری دنیا میں بھی زندگی بہتر ہوگی۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے وعدے ہمیشہ پورے ہوکر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پیش خدمت ہیں تاکہ ہم ان پر غور کر سکیں اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔ حضور — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں

"یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اس کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفّل ہو جاتا ہے۔"

حضور اقدس کے اس ارشاد کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا ہی کا ہو جائے۔ ہر بات اس کی خوشنودی کو مد نظر رکھ کر کرے اور دنیا کی ملونی سے اس کو ملوث نہ کرے۔ اگر خدا ہمارا ہو جائے تو ہم اس دنیا میں بھی سرخرو ہونگے اور اگلی دنیا میں بھی۔

---

لے مرا امتحان لے ہر گام
جیسے بھی ابتلا سے چاہے گذار
عُسر اور یُسر میں بڑھا ایمان
دے خلوص و وفا کو عزّ و وقار

ابوالاقبال

---

ہم تو ہر شخص کے بہلائے بہل جاتے ہیں
وہ بدلتے ہیں تو ہم خود بھی بدل جاتے ہیں

کون ہاتھ اپنا پکڑتا ہے اٹھانے کے لئے
ہم جو گرتے ہیں تو گر گر کے سنبھل جاتے ہیں

میری نظروں سے ہیں قدرت کے مناظر خوش رنگ
میں جو نظاروں کو دیکھوں تو مچل جاتے ہیں

جب بھی کھا جانے پہ تل جاتی ہیں آنکھیں انکی
مری آنکھیں انہیں دیکھیں تو دہل جاتے ہیں

کچھ تو ایسے ہیں کہ افلاک ہے منزل انکی
اور کچھ لوگ زمیں پر ہی پھسل جاتے ہیں

میں تو ہر لحظہ رہا سینہ سپر ان کے لئے
ابتلا آپ ہی ٹل جائیں تو ٹل جاتے ہیں

وہ بلاتے ہیں اشاروں سے گلی میں اپنی
جب بھی ہم جاتے ہیں، ہم سر ہی کے بل جاتے ہیں

لوگ کرتے ہیں جو باتیں تو کوئی بات نہیں
فیصلے دل کے کبھی ایسے بھی ٹل جاتے ہیں

دیکھتے ہیں وہ مری سمت تو کہتا ہوں غزل
جیسے ہونٹوں پہ مرے شعر مچل جاتے ہیں

اپنی ہر بات پہ ہر حال میں قائم ہے نسیم
غیر ہر حال میں ہر لحظہ بدل جاتے ہیں

نسیم سیفی

---

"دعا کرانے والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ جہاں تک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

ملفوظات جلد ششم صـ ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر

# قرارداد ہائے تعزیت

## صدر انجمن احمدیہ کی قرارداد تعزیت

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت (فضل عمر) کی اچانک رحلت پر اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، مکرم صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور بچوں، افراد خاندان حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور احباب جماعت کی خدمت میں تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں اپنے مقامِ قرب سے نوازے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کے بچوں اور خاندانِ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور احبابِ جماعت کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ ایم۔بی۔بی ایس۔ کرنے کے بعد آپ نے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کی اور ۳۸ سال کے طویل عرصے تک اپنے عہدِ وقف کو احسن رنگ میں نبھایا تقسیم ملک سے قبل آپ نور ہسپتال قادیان میں بطور اسسٹنٹ انچارج خدمات انجام دیتے رہے۔ اور تقسیم ملک کے بعد جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی۔ آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے چیف میڈیکل افسر کے طور پر کام کرتے رہے۔

اسی طرح ایک طویل عرصے تک آپ کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ آپ حضرت (فضل عمر) اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے ذاتی معالج کے طور پر بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ایک ڈاکٹر اور معالج کی حیثیت سے آپ نہ صرف اہالیانِ ربوہ میں مقبول تھے بلکہ باہر کی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں احباب علاج کے لئے آپ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اسی طرح ارد گرد کے علاقوں سے آنے والے غیراز جماعت بھی بکثرت آپ کے پاس علاج کی غرض سے آتے تھے۔

بحیثیت ایک طبیب اور معالج آپ مریضوں سے شفقت اور محبت کے ساتھ پیش آتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے لاتعداد مریضوں کو شفاء سے نوازا۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم بھی کام کیا اور بطور نائب صدر بھی۔ نیز جب حضرت (فضل عمر) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بطور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

اسی طرح آپ ایک لمبے عرصے تک بطور قائد مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے رکن رہے اور خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ایک اور خدمت جس کی آپ کو توفیق نصیب ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ ربوہ کے قیام کے ابتدائی ایام میں آپ نے بڑے ہی شوق اور جذبے اور محنت کے ساتھ ربوہ میں شجر کاری کی۔ اور ربوہ کو سرسبز بنانے میں بہت بڑا حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے احسن عطا کرے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے کہ وقف زندگی کی یہ سعادت آپ کی اولاد میں سے آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو بھی نصیب ہوئی۔ اور اللہ نے آپ کو توفیق بخشی کہ میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد صاحبزادہ صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ربوہ میں طبی خدمات سرانجام دیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آپ کی خوبیوں کو قائم رکھنے والے ہوں۔

جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ ربوہ

## مجلس تحریک جدید کی قرارداد تعزیت

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ (پاکستان) کا یہ ہنگامی اجلاس محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کی وفات مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کو ربوہ میں صبح پونے نو بجے اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب حضرت فضل عمر کے فرزند ارجمند اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ کے بھائی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ۳۸ سال تک جماعت کے ہسپتال میں آپ کو انسانیت کی اعلیٰ خدمات انجام دینے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے مخلصانہ وقف کے تسلسل کو اپنی اولاد میں بھی قائم رکھا۔ آپ کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کی سب سے پہلی تقرری ۲۲ مئی ۱۹۴۵ء کو نور ہسپتال میں بطور اسسٹنٹ انچارج ہوئی۔ تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے قیام پر آپ کو یہاں اپنی خدمات جاری رکھنے کی سعادت ملی اور یکم مئی ۵۵ء سے آپ اس کے انچارج مقرر ہوئے۔ پھر مارچ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۸۳ء تک تقریباً (۲۶) چھبیس سال بطور میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ نہایت قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کا آغاز بہت بے سروسامانی کی حالت میں ہوا۔ مگر آپ کی مخلصانہ کوششوں اور شبانہ روز محنتوں کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے غیر معمولی توسیع و ترقی سے نوازا۔ محترم صاحبزادہ صاحب ان خدمات جلیلہ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے اور دلی احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اور (الثالث) کے ذاتی معالج ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ آپ نے اس حیثیت میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۵ء میں جب حضرت فضل عمر یورپ تشریف لے گئے۔ تو محترم صاحبزادہ صاحب کو بھی ہمراہ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ کی جماعتی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ عرصہ ۶ سال جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر خود سیّدنا حضرت فضل عمر تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مجلس کے نائب صدر کے عہدہ پر فائز رہے۔ بحیثیت منتظم آپ کی طبیعت میں شفقت اور عفو کا پہلو نمایاں رہا۔ ۱۹۸۳ء میں بطور ممبر مجلس تحریک جدید بھی آپ کو خدمت سلسلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ کو بطور آنریری سیکرٹری نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی ربوہ شہر کی تعمیر و ترقی میں قابل قدر خدمات کی بھی توفیق عطا ہوئی اور آپ نے بڑی محنت اور تندہی کے ساتھ نامساعد حالات میں اپنی ذمہ داری کو نبھایا۔ آپ کی بے لوث خدمت نے غیروں پر بھی غیر معمولی اثر چھوڑا۔

آپ نے بڑی معروف اور خدمات سے بھرپور زندگی گزاری اور اب اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما کر ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی سوگوار بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ہم اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) اور محترم صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور ان کے بچگان سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

دل مغموم ہیں اور آنکھیں اشکبار مگر وہ
بلاتے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر
ہم ہیں شریک غم

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

## لجنہ اماء اللہ پاکستان

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی اچانک وفات پر گہرے جذبات رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی کم و بیش ۷۳ سالہ زندگی کا بیشتر عرصہ خدمت خلق میں گزارا اور ۳۸ سال بطور واقف زندگی مخلوق خدا کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ۱۹۴۵ء میں نور ہسپتال قادیان میں پارٹیشن کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۱۹۸۳ء تک پورے اخلاص، لگن، محنت اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کیا۔ علاوہ ازیں سیّدنا حضرت فضل عمر اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے ذاتی معالج کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۵۵ء میں آپ کو سیّدنا حضرت فضل عمر کے ساتھ سفر یورپ میں معیت کا شرف حاصل ہوا۔ مزید برآں ۵ سال تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر رہے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور دعاگو بزرگ تھے۔ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے ملنا آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

آپ کی وفات پر ہم سب دلی رنج و غم کے ساتھ جملہ افراد خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ

باقی ص پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## شذرات

نون۔ سین

# سعودی عرب کی صدام سے اپیل؟

بظاہر تو صدر صدام کے عمومی بیانات سے اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالیں گے اور کویت کے امیر کو واپس آکر اپنی مملکت کی سربراہی کا موقعہ دیں گے۔ لیکن اب جو انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ خلیج کے علاقے بلکہ مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے کوشش کی جانی چاہیئے جسے بعض ملکوں نے تو بلا تبصرہ رد کر دیا ہے لیکن شاہ فہد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صدر صدام کے لئے یہ بات مشکل نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام میں مدد دیں۔ آخر صدر صدام نے ان تمام علاقوں سے دست برداری کا اعلان کر دیا ہے جو ایران کے پاس تھے اور اس طرح ایران سے صلح کر لی ہے۔ شاہ فہد نے یہ بیان اس وقت دیا جب وہ سول ڈیفنس کے ایک دستے کی ٹریننگ کے بعد ان سے خطاب کر رہے تھے۔ ان کا یہ بیان دیگر ذرائع سے بھی نشر کیا گیا ہے۔ اس بیان میں زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ اگر صدام ایران کے ساتھ صلح کر سکتے ہیں تو کویت کے ساتھ کیوں نہیں؟۔ شاہ فہد نے یہ بھی کہا کہ غیر ملکی افواج جو سعودی عرب میں بلائی گئی ہیں وہ کسی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ خون خرابہ روکنے کے لئے بلائی گئی ہیں اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ یہ فوجیں صدر صدام کے ساتھ باقاعدہ جنگ میں ملوث ہو جائیں گی تو یہ اس کی غلطی ہے۔ ان فوجوں کا صرف اور صرف یہ مقصد ہے کہ اگر کسی بیرونی طاقت (اشارہ صدر صدام کی طرف ہے) نے سعودی عرب میں خون خرابے کی کوشش کی تو یہ فوجیں مقابلہ کریں گی اور خون خرابہ ختم کرانے کی کوشش کریں گی۔ بعض اسلامی اور عرب ممالک نے ان فوجوں کا سعودی عرب آنا ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ سعودی عرب میں مسلمانوں کے سب سے زیادہ تقدیس والے مقامات ہیں اور اگر وہاں کوئی بات ہو تو اسلامی ممالک اور عربوں کو مل کر حفاظت کی ذمہ داری لینی چاہیئے نہ کہ دیگر ممالک جن کا اسلام اور عرب ممالک سے کوئی تعلق نہیں ان کو بلا کر سعودی عرب بٹھا لیا جائے۔

بہر حال جس طرح اس بات کا امکان نظر نہیں آتا کہ عراق کویت سے فوجیں واپس بلالے اسی طرح یہ بات بھی خارج از امکان نظر آتی ہے کہ سعودی عرب میں جمع شدہ امریکن یا یورپی فوجیں وہاں سے نکل جائیں بلکہ یہ خیال مستحکم ہوتا جا رہا ہے کہ اگر یہ فوجیں نکلنے پر آمادہ بھی ہو گئیں تو ایک لمبے عرصے تک اپنے فوجی نمائندوں کو یہاں رکھیں گی جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی افواج کا ایک حصہ سعودی عرب میں متعین رہے گا یہ بات بھی بعض اسلامی اور عرب ممالک کو ناپسند ہے وہ چاہتے ہیں کہ سرے سے کوئی غیر ملکی فوج سعودی عرب میں متعین نہ کی جائے۔

## معاملات خود نمٹائیں

ہمارے قارئین کو یاد ہو گا کہ جب عراق نے کویت پر حملہ کیا تھا اور سعودی عرب نے امریکہ کی افواج کو دعوت دی تھی کہ وہ سعودی عرب آکر ان کی حفاظت کریں تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مسلمانوں کو اس قسم کے جھگڑے آپس میں نمٹانے چاہئیں۔ جو فریق مزاحمت کرنے والا ہو یا تشدد پسند ہو اس کے خلاف دیگر تمام ممالک مل کر کارروائی کریں۔ اور اگر وہ ان کی بات نہ مانے تو دیگر ذرائع سے اس پر اثر ڈالا جائے اور اسے بات ماننے پر مجبور کیا جائے۔ یہی وہ بات ہے جو اب بعض اسلامی اور عرب ممالک کہہ رہے ہیں۔ صدر صدام نے بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ ہمارا عربوں کا آپس کا معاملہ ہے۔ اس لئے بیرونی فوجوں کو سعودی عرب سے نکل جانا چاہیئے۔ اور تمام عرب ممالک کو مل جل کر غور و فکر کے بعد مشرق وسطیٰ کے جملہ مسائل نمٹانے چاہئیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ عرب ممالک آپس میں اس جھگڑے کو نمٹانے کے لئے تیار ہو جائیں اور غیر ملکی فوجوں کو سعودی عرب سے نکل جانے کا حکم دیں۔

## بچے اور ایمنسٹی انٹرنیشنل

گذشتہ روز امریکہ میں ہونے والی بچوں کے سلسلے میں چوٹی کانفرنس کے موقع پر ایمنسٹی انٹرنیشنل جس کا صدر دفتر انگلستان میں ہے، نے دنیا بھر کی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کو ہلاک کرنے ان پر تشدد کرنے اور انہیں بغیر کسی وجہ کے قید کرنے سے گریز کریں۔ امریکہ میں بچوں کے سلسلے میں چوٹی کانفرنس اقوام متحدہ نے پہلی دفعہ منعقد کی ہے۔ یہ کانفرنس نیویارک میں منعقد ہوئی جہاں تک انسانی حقوق کی تنظیم کا تعلق ہے۔ اس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اس ظالمانہ سلوک سے جو بچوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے اور جس کی بنیاد سیاست یا سماجی خطرات ہوتے ہیں، روکا جائے۔ اس اپیل میں کہا گیا ہے کہ عام طور پر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ بچوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ ان کے والدین کی وجہ سے بنایا جاتا ہے اور اس سلسلے میں والدین کی رہائش کو بھی بنیاد بنا لیا جاتا ہے (یعنی وہ کس علاقے میں رہتے ہیں)۔ بعض اوقات بچوں سے محض اس لئے برا سلوک کیا جاتا ہے کہ وہ کم عمر بچے ہیں۔ برازیل اور گوائٹے مالا میں جہاں سڑکوں پر زندگی گزارنے والے بچوں اور نوجوانوں کی تعداد میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ بچوں کی زندگیاں محض اس لئے خطرے میں ہیں کہ وہ سڑک پر ہیں ایمنسٹی نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلوں کے بغیر ہی بچوں پر ظلم و تشدد کیا جاتا ہے اور پولیس انہیں مارتی پیٹتی ہے اور بعض اوقات وہ ایسا محض اس لئے کرتی ہے کہ وہ سڑکوں کو بدکردار لوگوں سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے اپیل کے مطابق بعض بچوں کو والدین کی جگہ رکھ لیا جاتا ہے تاکہ والدین سے وہ کام لئے جا سکیں جو وہ لینا چاہتے ہیں یا ان سے بعض باتوں کے متعلق اقرار کروائے جا سکیں۔ بہت سے بچوں کو اس سلسلے میں جیل بھی بھیج دیا جاتا ہے کئی ایک ان میں سے مار پیٹائی کا بھی نشانہ بنتے ہیں اور بعض کے متعلق تو رپورٹ ملی ہے کہ انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ایمنسٹی کی رپورٹ میں عراق کا بھی ذکر ہے۔ جہاں سینکڑوں بچوں سے برا سلوک کیا گیا۔ بہت سے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے اور کئی ایک لاپتہ کر دیئے گئے۔ عراق نے کیمیکل ہتھیاروں کے ساتھ کرد بچوں کو ہلاک کیا۔ فلپائن میں حفاظتی دستوں نے لوگوں پر حملے کئے تو ان میں بھی بہت سے بچے مارے گئے۔ جنوبی افریقہ میں جب ایمرجنسی کا دور دورہ تھا تو دس ہزار بچوں کو حراست میں لیا گیا اور لائبیریا میں بہت سے بچے ان ہزاروں افراد کے ساتھ مارے گئے یا مجروح کئے گئے جن کی حکومت کے فوجیوں نے بغاوت کے سلسلے میں پکڑ دھکڑ کی تھی۔ فلسطین کے بہت سے بچے جو مقبوضہ علاقوں میں رہتے ہیں انتفاضہ کے دوران مارے پیٹے گئے یا انہیں ہلاک کیا گیا۔ ۷۰۰ افراد جنہیں گولی مار کر مارا گیا ان میں سے ۱۵۳ بچے تھے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ اپنے خلاف ہونے والی کارروائیوں سے حفاظتی تدابیر سب سے کم بچے ہی کر سکتے ہیں اس لئے حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے حقوق کی نگرانی کے لئے خاص انتظامات کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک بچوں کا احترام دل میں پیدا نہیں ہو گا۔ اس وقت تک ان باتوں کے خاتمے کی، امید رکھنا بے معنی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اکرموا اولادکم" اپنے بچوں کی عزت کرو۔ اپنے بچوں سے مراد اپنے بچے بھی ہو سکتے ہیں اور ساری دنیا کے بچوں کو بھی اپنے بچے کہا جا سکتا ہے۔ اگر اس حدیث کے مطابق دلوں میں بچوں کا احترام پیدا ہو جائے اور ان کی مشکلات کو بھی اپنی مشکلات سمجھا جائے تو یقیناً بڑے لوگ بچوں کے لئے حفاظتی تدابیر کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور ان کے حقوق پامال کرنے کا کسی کو خیال بھی نہیں آئے گا۔

## امتحان سوم ۱۹۹۰ء برائے انصار اللہ

تمام مجالس انصار اللہ کو پرچہ امتحان براہ راست بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس یا ناصر کو پرچہ نہ ملا ہو تو فوری طور پر مرکزی دفتر کو اطلاع دے کر پرچے منگوا لیں۔

ناظمین کرام کوشش کریں کہ اس امتحان میں ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی نمائندگی کے بغیر نہ رہے۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے گزشتہ امتحان میں شرکاء کی تعداد سے کم از کم بیس فیصد زائد انصار کو شریک امتحان کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

# ہمارا وکیل اللہ ہے

دسمبر ۱۹۶۱ء میں ٹانگانیکا کو آزادی حاصل ہوئی۔ جناب جولیس نریرے اس کے پہلے وزیرِ اعظم اور صدر بنے۔ حکمران سیاسی پارٹی کے صدر بھی وہی تھے۔ جناب نریرے کٹر کیتھولک رہے ہیں۔ لیکن سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے ان کا نظریاتی رجحان سوشلزم کی طرف تھا۔ اس کی حمایت کے لئے انہوں نے 'افریقی سوشلزم' کی اصطلاح وضع کی اور تقریر و تحریر کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ افریقی معاشرہ کی بنیاد شروع ہی سے سوشلزم پر رہی ہے۔

چار سال کے بعد زنجبار بھی ٹانگانیکا میں ضم ہو گیا اور اس نئی مملکت کا نام تنزانیا رکھا گیا۔ زنجبار کے صدر جناب شیخ عبید امان کروحے تنزانیا کے نائب صدر اول اور ٹانگانیکا کے نائب صدر جناب رشیدی کواوا تنزانیا کے نائب صدر دوم بنائے گئے۔ چونکہ تنزانیا میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے ان کی تسلی کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا کہ دونوں نائب صدر مسلمانوں میں سے مقرر کئے گئے اور صرف صدر ہی عیسائی رہے۔

عملاً سارا اقتدار جناب جولیس نریرے کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنی سوچ کے مطابق ملک کی اقتصادی بہتری کے لئے کئی قدم اٹھائے۔ تمام تعلیمی ادارے حکومت نے اپنے قبضے میں لے لئے۔ سارے ملکی بنک قومیائے گئے۔ ذاتی ملکیت والے جتنے مکان کرایہ پر تھے۔ وہ بھی حکومت نے حاصل کر لئے۔ صرف ایک مکان جس میں مالک اور اس کے اہل و عیال مقیم تھے باقی رہنے دیا گیا۔

مختلف نجی اداروں کے متعلق بھی قانون بنایا گیا کہ ان کا جو مکان ایک لاکھ شلنگ یا اس سے زائد قیمت کا ہے سرکاری تحویل میں لے لیا جائے گا۔ ہمارا ایک مکان جو احمدیہ ہاؤس کے نام سے موسوم تھا اور موروگورو شہر میں کرایہ پر تھا۔ سرکاری ملکیت میں لے لیا گیا۔ اس کی قیمت تین لاکھ شلنگ تھی۔

تھوڑے دنوں کے بعد اخبار میں اعلان ہوا کہ جماعتِ احمدیہ کا جو مکان ٹبورا شہر میں کرایہ پر ہے وہ بھی اب حکومت نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ حکم بھی تھا کہ جو مکان اس طرح حکومت حاصل کرے گی اس کے کرایہ دار فوری طور پر کرایہ کی رقم بنک میں حکومت کے کھاتے میں جمع کرائیں اصل مالکان کو نہ دیں۔

جب یکے بعد دیگرے ہمارے دو مکان قومیائے گئے تو مجھے سخت تشویش لاحق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مشکل کشائی کے لئے دعا کی۔ قریباً پانچ ہزار شلنگ ماہانہ کرایہ کی رقم وصول ہوتی تھی جسے جماعتی کاموں میں صرف کیا جاتا تھا۔ اس فوری خسارہ سے مشن کے کاموں کا متاثر ہونا لابدی تھا۔

دعاؤں کے ساتھ ساتھ مجھے خیال آیا کہ ایک محضر نامہ تیار کر کے حکومت کو بھجوایا جائے اور صحیح صورتِ احوال پیش کر کے دونوں جائدادیں مشن کو واپس کرنے کی استدعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے میں نے سواحیلی زبان میں ایک محضر نامہ ٹائپ کیا اور اس کی کئی نقول سائیکلوسٹائل کر کے صدرِ مملکت۔ ہر دو نائب صدران۔ مسلمان وزراء اور بعض دوسرے مسلمان دانشوروں اور صحافیوں کو بھجوا دیں۔

اس درخواست میں میں نے لکھا کہ حکومت نے ہمیں سرمایہ دار ادارہ تصوّر کر کے ہم پر سخت ظلم کیا ہے۔ کیونکہ ہمارے مشن کی آمد ملک کے غرباء کی خدمت کے لئے خرچ ہوتی ہے۔ ہمارے مربی اور معلم جنہیں یہ مشن تنخواہیں دیتا ہے۔ مقامی لوگوں کی رفاہ و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ آمد روک دی گئی تو مقامی غریب لوگ جنہیں معمولی مشاہرے ملتے ہیں غربت و افلاس کا شکار ہو جائیں گے اور ان کی رفاہی جدوجہد بھی ٹھپ ہو کر رہ جائے گی۔

یہ درخواست جب صدرِ مملکت کے سامنے پیش ہوئی تو انہوں نے ہمارے دونوں مکانات واپس کرنے کی ہدایت جاری کی۔ ان کے دفتر نے مجھے بلایا اور بصیغۂ راز بتایا کہ آپ کی دونوں جائدادیں آپ کو واپس دے دی جائیں گی۔ لیکن پہلے آپ اپنے مشن کا ایک گوشوارہ بنا کر پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ واقعی یہ کرایہ ملک کے اندر مقامی لوگوں کی بہبود کے لئے خرچ ہوتا ہے۔

اگلے دن میں نے یہ گوشوارہ پیش کر دیا اور مجھے ایک چٹھی دے دی گئی کہ آپ کے دونوں مکان آپ کو واپس کئے جا رہے ہیں۔ میں نے حکومت کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی عرض کیا کہ اس چٹھی کی نقول کرایہ داروں کو بھی بھجوائی جائیں تا آئندہ وہ کرایہ مکان احمدیہ مشن کو ادا کریں۔ جب یہ بات مان لی گئی تو میں نے کہا کہ ایک ایک ماہ کا کرایہ حکومت کے کھاتے میں بنک میں جمع ہو چکا ہے۔ اسے بھی واپس کرنے کا حکم نامہ جاری کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتا ہوا جب میں واپس دار الجماعۃ جا رہا تھا تو ایک سکھ دوست جو وکالت کا کام کرتے تھے ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہیں تو میں نے ساری سرگذشت کہہ سنائی۔ وہ یہ سن کر سخت متعجب ہوئے اور کہا کہ ہم نے بھی سر توڑ کوشش اپنی ضبط شدہ جائیداد کی واپسی کے لئے کی ہے۔ لیکن کسی نجی ادارہ کو اس سلسلہ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ آپ نے کس وکیل کی معرفت کوشش کی تھی۔ میں نے جواباً کہا کہ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہمارا وکیل صرف اللہ ہے۔ اس جواب سے وہ سناٹے میں آ گئے اور اثبات میں سر ہلا ہلا کر میری تصدیق کرتے رہے!

---

# اخبارات میں سے

اس سے قبل چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ صاحب کی بیگم صاحبہ کے انٹرویو کے بعض حصے شائع کئے گئے ہیں۔ اس انٹرویو کے بارے میں ایک رسالے نے اداریہ لکھا ہے جس کا ایک حصہ پیشِ خدمت ہے۔

چیف آف آرمی سٹاف جنرل جناب مرزا اسلم بیگ کی اہلیہ محترمہ کا ایک انٹرویو روزنامہ "جنگ" لاہور (۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء) میں شائع ہوا ہے جس میں محترمہ نے ہمارے ملک میں رائج کئی مذہبی رسومات کو بھی ہدفِ تنقید بنایا ہے اور انہیں بجا طور پر غلط قرار دیا ہے۔

محترمہ نے ایک تو ہمارے عمومی اخلاق و کردار کو دیکھتے ہوئے یہ کہا ہے کہ:۔

"ہم مسلمان تو رہے نہیں، منافق ہو گئے ہیں، نام ہر وقت اسلام کا لیتے ہیں لیکن کوئی فعل اسلام کے مطابق نہیں"۔

محترمہ کا یہ تبصرہ بالکل صحیح ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ من حیث المجموع اس وقت پوری پاکستانی قوم منافقت اور دو عملی میں مبتلا ہے جیسے قرآن کریم میں غضبِ الٰہی کا سبب بتلایا گیا ہے۔ (الصف) "اللہ کے نزدیک یہ بہت ہی ناراضی والی بات ہے کہ تم جو کہو عمل اس کے برعکس کرو"۔

محترمہ نے یہ بھی صحیح فرمایا کہ:۔

"مسلمان ہونا بڑی چیز ہے۔ سندھی، پنجابی یا مہاجر کوئی چیز نہیں"۔

کاش ہم پاکستانی مسلمان اس قول کو بھی آویزۂ گوش بنا لیتے اور آپس میں ہی ایک دوسرے کے گلے کاٹنے سے گریز کرتے۔

اسی طرح محترمہ نے خود ساختہ مذہبی رسومات کے بارے میں بھی یہ فرمایا اور بجا طور پر صحیح فرمایا کہ

"ہمارے ہاں لوگوں نے مذہب کو کاروبار بنا لیا ہے، سب لوگ جانتے ہیں کہ خدا سے مانگنے کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس سے جو مانگیں ڈائریکٹ مانگیں لیکن ہم لوگ اسلام کے منع کرنے کے باوجود مزاروں پہ جاتے ہیں اور چادریں چڑھاتے ہیں"۔

انہوں نے کہا کہ:۔

"حضرت داتا صاحب کے مزار پر جو کچھ ہوتا ہے اس سے داتا صاحب کی روح تڑپتی ہو گی کیونکہ یہ سب شرک ہے۔ ہمیں لاکھوں روپے کی چادریں مزاروں پر چڑھانے کی بجائے ننگے بدن لوگوں کو ڈھانپنا چاہیئے۔ لاکھوں روپے کے جس عرق گلاب کو مزار دھونے پر ضائع کر دیتے ہیں، وہ رقم ہمیں غریبوں میں بانٹنی چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔

محترمہ کی یہ باتیں کئی لحاظ سے نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

اولاً اس اعتبار سے کہ ایک نہایت اونچے منصب دار کی اہلیہ ہوتے ہوئے انہوں نے کسی رو رعایت کے بغیر صاف اور کھری باتیں کی ہیں۔ ورنہ منصب جلیلہ پر فائز لوگ بالعموم مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور خوفِ خلق سے سچی باتیں کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ اعزاز پہلی مرتبہ محترمہ کو حاصل ہوا ہے کہ انہوں نے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کھیل اور کھلاڑی

## جان شیر خان

عالمی نمبر ون اور سکواش کے بے تاج بادشاہ

جہانگیر خان کے بعد اگر کسی کھلاڑی نے سکواش میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے تو وہ جان شیر خان ہیں۔ اگرچہ قمر الزماں بھی اپنے وقت کے ایک عظیم کھلاڑی رہ چکے ہیں مگر جہانگیر خان جیسی صلاحیت اور سٹیمنے کی جھلک صرف جان شیر خان میں ہی نظر آئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ موجودہ عالمی نمبر دو کھلاڑی ہیں اور کچھ عرصہ قبل عالمی نمبر ایک بھی رہ چکے ہیں۔

پتلے جسم مگر بلند حوصلے والے اس نوجوان جان شیر خان نے اپنی کامیابیوں کا وہ سلسلہ جو نیوزی لینڈ اوپن سے شروع ہوا ہانگ کانگ اوپن میں بھی اپنی اعلیٰ مہارت کے ذریعے جاری رکھا۔ اس ٹورنامنٹ میں سوائے عالمی نمبر ایک جہانگیر خان کے دنیا کے دیگر چوٹی کے کھلاڑی شریک تھے۔ ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں جان شیر خان نے آسٹریلیا کے عالمی نمبر ۴ کرس ڈٹمار کو ایک دلچسپ مقابلے کے بعد شکست دی۔ فائنل میں اس نے آسٹریلیا ہی کے کرس رابرٹسن کو شکست دی۔ فائنل انگلستان کے کھلاڑی ڈیل ہیرس کو سٹریٹ سیٹس میں شکست دے کر فائنل میں پہنچے تھے۔ اپنے اچھے فٹ ورک اور خصوصاً سٹیمنے کی بدولت ایک دلچسپ مقابلے کے بعد شاندار کامیابی حاصل کی۔ یہ لگاتار چوتھا موقعہ ہے کہ جان شیر خان نے ہانگ کانگ اوپن میں کامیابی حاصل کی۔ یاد رہے کہ جان شیر خان نے کچھ عرصہ قبل نیوزی لینڈ اوپن کے فائنل میں بھی کرس رابرٹسن کو شکست دی تھی جو جہانگیر خان کو سیمی فائنل میں ہرا کر فائنل میں پہنچا تھا۔ ہانگ کانگ اوپن کے اختتام پر رابرٹسن نے کہا کہ میں اپنی کارکردگی پر مطمئن ہوں جان شیر خان مجھ سے قدرے اچھا کھیلا اور وہ ٹورنامنٹ جیت گیا۔ اور اب تازہ کامیابی یہ ہے کہ جان شیر خان نے پاکستان اوپن سکواش ٹورنامنٹ بھی جیت لیا ہے اب ان کے دوبارہ عالمی نمبر ایک بننے کے امکانات روشن ہو جائیں گے۔ جان شیر خان اس سے پہلے صرف ایک مرتبہ (۱۹۸۷ء) میں یہ ٹورنامنٹ جیت چکے ہیں۔

## نیوزی لینڈ ٹیم

ورلڈ کلاس بیٹس مین جاوید میاں داد نے کہا ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حریف کو کبھی کمزور خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر نیوزی لینڈ کی ٹیم میں چھ سٹار کھلاڑی نہیں آرہے تو پھر بھی اسے کمزور نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا چاہیئے۔ جاوید میاں داد نے نوائے وقت کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ کرکٹ بڑا عجیب اور فنی کھیل ہے جس میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ ایک بال کا کھیل ہوتا ہے۔ کسی اچھی گیند پر چھکا بھی لگ سکتا ہے اور خراب گیند پر آؤٹ بھی ہو سکتا ہے۔ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی کہ فلاں باؤلر اتنی وکٹیں حاصل کرے گا یا فلاں بیٹس مین آؤٹ ہی نہیں ہوگا۔ اس اتفاقات کے کھیل میں ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ پاکستان ہر اننگز میں چھ سو رنز کرے گا۔ اس لئے نیوزی لینڈ کی ٹیم کو کمزور ٹیم یا بی ٹیم کہنا درست نہیں۔ وہ جو بھی ٹیم آرہی ہے وہ ٹسٹ کھیلنے کے لئے آرہی ہے۔ تاہم مارٹن کرو کا امپائرز کے بارے میں بیان قابلِ مذمت ہے۔ بی۔سی۔سی۔پی۔ نے اس بیان کے بعد پاکستانی امپائرز مقرر کرنے کا اعلان کر کے ایک اچھا فیصلہ کیا ہے تاکہ آئندہ کوئی کپتان ایسی بات نہ کہہ سکے۔ جاوید میاں داد نے کہا کہ ہمیں اپنے امپائرز پر اعتماد ہے۔ ہمارے امپائرز بہت اچھے ہیں۔ غیر جانبدار امپائر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا جائے تو دوسرے ملک کے کرکٹ بورڈ سے باہمی تبادلے کی بناء پر معائدہ کرنا چاہیئے۔ پاکستان نے غیر جانبدار امپائرنگ کے بارے میں پہل کی تھی لیکن ہمیں دوسرے ملک میں تو ان کے ملکی امپائرز ہی ملتے ہیں۔ اگر آئی۔سی۔سی۔ انٹرنیشنل پینل آف امپائرز مقرر نہیں کرتی تو کرکٹ بورڈز کو آپس میں باہمی تبادلے کا معائدہ ضرور کرنا چاہیئے۔ نیوزی لینڈ کے دورہ پاکستان کے موقع پر پچوں کے بارے میں جاوید میانداد نے کہا کہ یہ تو بورڈ کی ذمہ داری ہے تاہم پچیں سپورٹنگ ہونی چاہئیں تاکہ نتیجہ نکل سکے اور شائقین بہتر طور پر لطف اندوز ہو سکیں اور پاکستانی کھلاڑیوں کو ویسٹ انڈیز کے خلاف تیاری کا موقعہ بھی مل سکے اور وہ فارم میں آسکیں۔

یہ ٹورنامنٹ جیت چکے ہیں۔

اب گذشتہ ایشین گیمز ہاکی میں پاکستان کی کارکردگی۔

| سال | میچ | جیتے | برابر | ہارے | گول | تمغے | کپتان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۹۵۸ء | ۴ | ۳ | ۱ | – | ۱۹-۰ | طلائی | عبدالحمید |
| ۱۹۶۲ء | ۶ | ۶ | – | – | ۳۳-۱ | طلائی | ایم-ایچ۔ عاطف |
| ۱۹۶۶ء | ۵ | ۴ | – | ۱ | ۲۳-۲ | نقرئی | منیر ڈار |
| ۱۹۷۰ء | ۵ | ۴ | ۱ | – | ۱۹-۰ | طلائی | خالد محمود |
| ۱۹۷۴ء | ۶ | ۵ | ۱ | – | ۳۷-۱ | طلائی | رشید جونئیر |
| ۱۹۷۸ء | ۵ | ۵ | – | – | ۳۴-۲ | طلائی | اصلاح الدین |
| ۱۹۸۲ء | ۵ | ۵ | – | – | ۳۷-۲ | طلائی | سمیع اللہ |
| ۱۹۸۶ء | ۵ | ۳ | – | ۲ | ۲۴-۵ | نقرئی | کلیم اللہ |
| میزان | ۴۱ | ۳۵ | ۳ | ۳ | ۲۲۶-۱۳۳ | ۶ طلائی ۲ نقرئی | |

اب گذشتہ ایشین گیمز کے بارے میں کہ وہ کب اور کہاں منعقد ہوئیں!

| نمبر | سال | میزبان شہر | تعداد کھیل | شرکاء ممالک |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱۹۵۱ء | نئی دہلی | ۶ | ۱۱ |
| ۲ | ۱۹۵۴ء | منیلا | ۶ | ۱۸ |
| ۳ | ۱۹۵۸ء | ٹوکیو | ۱۳ | ۲۰ |
| ۴ | ۱۹۶۲ء | جکارتہ | ۱۳ | ۱۶ |
| ۵ | ۱۹۶۶ء | بنکاک | ۱۴ | ۱۸ |
| ۶ | ۱۹۷۰ء | بنکاک | ۱۳ | ۱۸ |
| ۷ | ۱۹۷۴ء | تہران | ۱۶ | ۲۵ |
| ۸ | ۱۹۷۸ء | بنکاک | ۱۹ | ۲۵ |
| ۹ | ۱۹۸۲ء | نئی دہلی | ۲۱ | ۳۳ |
| ۱۰ | ۱۹۸۶ء | سیئول | ۲۵ | ۲۷ |

# وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک میں ضرور حصہ لیجیے

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

" میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور اُن کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳، مارچ ۶۶ء صہ۲)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

"یہ ضروری اور بہت ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچّی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ: ص۵ سے آگے

اپنے دل کی باتیں لگی لپٹی رکھے بغیر دو ٹوک اور واضح الفاظ میں کہی ہیں۔

ثانیاً "مزارات" کے بارے میں انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور ان کی ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے اصحاب جبہ و دستار اور مسند نشینانِ علم و فتویٰ سے زیادہ توحید کا صحیح شعور رکھتی ہیں۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

## بقیہ: ص۳ سے آگے

احمدیہ اور دیگر لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن ان سب کا حافظ و ناصر ہو

(ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان)

## مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بابرکت وجود صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت فضل عمر کے فرزندِ ارجمند تھے۔

آپ یکم فروری ۱۹۱۸ء کو قادیان میں حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئے۔ ایم بی بی ایس کرنے کے کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کا پہلا تقرر نور ہسپتال قادیان میں بطور اسسٹنٹ انچارج ہوا۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے قیام پر آپ نے یہاں خدمات انجام دینی شروع کر دیں۔ ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء سے آپ کو چیف میڈیکل آفیسر کے فرائض سونپے گئے جو آپ نے ۱۹۸۳ء تک نبھائے۔

خالص پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیدار کے طور پر بھی ایک لمبا عرصہ خدمات انجام دیں۔ پہلی دفعہ آپ سال ۴۳-۴۴ء میں بطور معاون صدر مجلس عاملہ میں شامل ہوئے۔ چھ سال (۵۴، ۵۵ تا ۵۹، ۶۰ء) مجلس کے نائب صدر رہے۔ ان ایام میں مجلس کی صدارت سیدنا حضرت فضلِ عمر

کے پاس تھی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کو حضرت فضلِ عمر اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے ذاتی معالج کے طور پر خدمات انجام دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو عبادات اور دعاؤں سے گہرا شغف تھا۔ امامت سے اطاعت اور محبت کا تعلق بہت نمایاں تھا۔

پس ماندگان میں آپ کی بیگم صاحبہ ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں۔ بیٹوں میں سے مکرم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ان جملہ پسماندگان اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان

مندرجہ بالا مرکزی تنظیموں کے علاوہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی متعدد جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے بھی تعزیتی قرار دادیں منظور کیں جن میں محترم صاحبزادہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی دینی۔ قومی اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اب تک مندرجہ ذیل مقامات سے قرار دادیں موصول ہو چکی ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد
جماعت احمدیہ اوکاڑہ
جماعت احمدیہ حلقہ سوسائٹی کراچی
جماعت احمدیہ کنری (سندھ)
لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
جماعت احمدیہ مغربی جرمنی
جماعت احمدیہ واشنگٹن۔ امریکہ
لجنہ اماء اللہ قیادت ۹/ کراچی
جماعتِ احمدیہ لمسن ہائن جرمنی
لجنہ اماء اللہ قیادت ۲/ کراچی
لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر

الانسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔

# اطلاعات واعلانات

## مکرم قاری محمد امین صاحب وفات پا گئے

حضرت قاری غلام یٰسین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے فرزند اکبر مکرم قاری محمد امین صاحب حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۸۳ سال کی عمر میں مورخہ ۷/ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو سات بجے صبح اپنے مکان واقع دارالعلوم شمالی ربوہ میں وفات پا گئے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد انہیں دل کا عارضہ لاحق ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔

نماز مغرب کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم قاری محمد امین صاحب صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی دفاتر اور نظارت مال میں بطور سپرنٹنڈنٹ امین اور محاسب سالہا سال تک خدمات سرانجام دے کر ریٹائر ہوئے۔ قادیان میں دارالضیافت کے انچارج رہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم قاری محمد امین صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

## سانحۂ ارتحال

○ مکرم افضال الحق صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاکستان سٹیل مل کراچی بوجہ عارضہ قلب مورخہ ۲/ اکتوبر ۹۰ء کو اچانک وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ۳/ اکتوبر کو مکرم محمد سعید انصاری صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز فجر پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اسلم فاروقی صاحب نے دعا کروائی۔

موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## افسوسناک حادثہ

مکرم احمد رضا صاحب ابن مکرم سید عبدالغفور حاذق صاحب گزشتہ دنوں امریکہ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اس حادثہ میں پانچ بچیوں کو شدید ضربات آئی ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انکی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

## درخواست دعا

○ مکرم محمد ارشد صاحب کاتب کے بیٹے محمد احسن اختر کا ٹانسلز کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم مکرم بشیر احمد صاحب سیال بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم معظم حسین صاحب بلوچ گردوں کی خرابی کے باعث علیل ہیں۔

○ مکرم سلطان احمد صاحب ناصر محلہ دارالشکر کی اہلیہ کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

## اعلان نکاح

○ مکرم ملک ناصر احمد صاحب ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب چک نمبر ۱۰/P ، ضلع رحیم یار خان حال مغربی جرمنی کا نکاح مکرمہ روبینہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک بشارت احمد صاحب کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ نے مورخہ ۷، ستمبر ۹۰ء کو چک نمبر ۱۰/P میں پڑھایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔

## اعلان تلاش گمشدہ

میری میٹرک کی سند گولبازار سے کالج جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

طلعت النساء

مکان نمبر ۷، ۹/ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اکثر دُکھ قولِ سدید چھوڑنے سے پیدا ہوتے ہیں

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا:۔ "یہ وہ آیت ہے جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے موقع پر پڑھا کرتے تھے دنیا میں معاشرے کی اکثر خرابیاں ٹیڑھی باتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں آپ صرف ایک موقعہ یعنی شادی بیاہ کے معاملات پر چسپاں کر کے دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ شادی کے نتیجہ میں سوسائٹی کے اندر جتنے بھی دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک FACTOR یعنی سیدھی بات چھوڑنے کا نتیجہ میں لڑکی والے لڑکی کے نقص چھپا رہے ہیں لڑکے والے لڑکے کے نقص چھپا رہے ہیں کوئی آمدن بڑھا کر بتاتے ہیں تو کوئی طبیعت غلط بیان کرتے ہیں۔ سخت مزاج ہوتا ہے کہتے ہیں بڑا ہی پیارا اور بڑا ہی نیک مزاج بچہ ہے یہ تو۔ بس مٹ جائے گا اپنی بیوی کے لئے۔ کوئی بیمار عورت ہے اس کو بچے کی طاقت نہیں ہے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے پھر جہیز کے دھوکے ہیں۔ بَری کے دھوکے ہیں ٹیڑھی باتیں اور نارمل حالات سے بدل کر محبت کے اظہار ہوتے ہیں حالانکہ دو تین مہینے کے اندر ہی سارا گھر ننگا ہو جاتا ہے کہ ان کا مزاج کیسا ہے؟ بس ہمارے معاشرے میں بیاہ شادی کے اکثر دُکھ قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات چھوڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۹، مارچ ۱۹۸۲ء)


عطیہ خون ——— خدمت بھی عبادت بھی

(نظامت خدمت خلق)

داخلہ جاری ہے

I.C.C کا نام ذہن نشین کر لیں۔ یہ آپ کا اپنا کمپیوٹر کالج ہے۔ جہاں آپ کے لئے (۱) نئے اور جدید ترین کمپیوٹرز (۲) اچھے کوالیفائیڈ اساتذہ (۳) بہترین لیب کی سہولت (۴) پرسکون تعلیمی ماحول اور زیادہ سے زیادہ کورسز کا اجراء میسر ہوگا

پتہ نوٹ کر لیں:۔ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس

ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکرام جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

پروپرائٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون:۔ ——— ۶۸۵۵۱۱


# خبریں

## ملکی خبریں

○ پشاور ہائیکورٹ کے جس جج کو صدر اسحٰق نے برطرف کیا ہے انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ میں سرحد اسمبلی بحال کرنے کے فیصلے سے مطمئن ہوں۔ ہم ضمیر کی آواز پر چلتے ہیں کوئی غلط سمجھے تو ہمارا کیا قصور۔ سابق جج مسٹر جسٹس قاضی جمیل نے کہا کہ سرحد اسمبلی کی بحالی کے حق میں فیصلہ دینے والے بنچ میں دو ایڈیشنل جج بھی شامل تھے میں نے فیصلہ کی حمایت کی دوسرے جج نے مخالفت کی۔ مجھے ہٹا دیا گیا اور دوسرے جج کو مستقل کر دیا گیا۔

○ سپریم کورٹ نے سرحد اسمبلی کی بحالی کے بارے میں ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت مزید دو روز کے لئے ملتوی کر دی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ آفتاب شیر پاؤ کے وکیل تحریری ضمانت دیں کہ ان کے مؤکل جلوس کی صورت میں عدالت نہیں آئیں گے۔

○ صدر اسحٰق نے سپریم کورٹ کے ایک قائمقام جج مسٹر جسٹس عبدالحفیظ میمن کو برطرف کر دیا ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے اسمبلیوں کی بحالی کی رٹ کے فیصلے تک انتخابات ملتوی کرنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

○ سکواش کے عالمی چیمپئن جان شیر خان نے وینکوور میں ہونے والا سکواش ٹورنامنٹ جیت لیا ہے۔ عالمی مقابلوں میں یہ انکی چھٹی لگاتار کامیابی ہے۔ عالمی شہرت کے حامل کھلاڑی جہانگیر خان فٹ نہ ہونے کی وجہ سے مزید عالمی مقابلوں سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ کے دو بڑے اخباروں واشنگٹن پوسٹ اور نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم یا اس سے ملتی جلتی کوئی چیز ہے۔ یہ بم پاکستان نے اس دن کے لئے بنایا ہے جب امریکی سرپرستی ختم ہو جائے گی۔

○ نیوزی لینڈ اور پاکستان کے درمیان پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ بدھ سے شروع ہو چکا ہے۔

## غیر ملکی خبریں

○ برطانیہ کے فوجی دستے سعودی عرب کے صحرا میں کیمیاوی ہتھیاروں سے بچاؤ کی مشقیں کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ صحرا میں امریکی اور برطانوی فوجی مشترکہ مشقیں کر رہے ہیں۔ برطانوی فوجیوں کی مشقوں اور سعودی عرب میں قیام پر روزانہ ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ ہو رہے ہیں۔

○ فلسطینی مملکت کے صدر جناب یاسر عرفات نے اردن اور عراق میں حکمرانوں سے خلیج کے مسئلے کے عرب اسرائیل تنازعے کے بالواسطہ منسلک ہونے پر گفتگو کی ہے۔ انہوں نے روس کے ایک ایلچی سے بھی اس موضوع پر مذاکرات کئے ہیں۔

○ مشرقی بیت المقدس میں اسرائیل کے غاصبانہ قبضے کے خلاف فلسطینیوں نے مظاہرہ کیا۔ سڑکوں پر ٹائر جلا کر ٹریفک بند کر دی۔ تمام کاروبار بند کر دیا گیا۔ اسرائیلی فوجیوں نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی اور ربڑ کی گولیاں چلائیں جس سے ایک فلسطینی شدید زخمی ہو گیا۔

○ سوویت یونین کی جمہوریہ آذربائی جان میں ہونے والے انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی نے بھاری اکثریت حاصل کر لی ہے۔

○ جنوبی اور شمالی کوریا کے درمیان مجوزہ اتحاد کے پہلے قدم کے طور پر دونوں ملکوں کی اقوامِ متحدہ کی مشترکہ رکنیت کے مسئلے پر مذاکرات ناکام ہو گئے۔